قُلْ هاتُوا بُرهانَکُم اِن کُنتُم صادِقین

آپ فرما دیجئے، لاؤ تم اپنی دلیل اگر سچے ہو

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہل سنت و جماعت شعبہ خواتین

فاروق آباد شیخوپورہ

قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ

"فرما دیجئے لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو"

آئینہ حق و باطل

علامہ غلام نصیر الدین چشتی

جماعت اہلسنّت و جماعت

شعبہ خواتین فاروق آباد شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	....	آئینہ حق و باطل
مولف	....	علامہ غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی
تصحیح	....	محمد یٰسین قادری شطاری
	....	محبوب احمد چشتی
تاریخ طبع	....	۲۵ دسمبر ۱۹۹۴ء ۲۱ رجب ۱۴۱۵ ہجری
ناشر	....	جماعت اہلسنت و جماعت شیخوپورہ
	....	شعبہ خواتین فاروق آباد
قیمت	....	۲۵/- روپے

ملنے کا پتہ

○ ادارہ لوح و قلم جامعہ نظامیہ رضویہ
لاہور نمبر ۸ - کوڈ نمبر ۵۴۰۰۰

○ محبوب علی غوثیہ کریانہ سٹور مین بازار مقابل
جنوب مشرقی گیٹ غلہ منڈی ہارون آباد

فہرست

☆	بوئے عشق	۵
۱-	ابتدائیہ (اتحاد بین المسلمین)	۱۹
۲-	اہلسنت و جماعت اور دیگر مسالک کا تعارف	۲۳
۳-	ضرور گزارش	۲۴
۴-	قرآن کریم اور تعظیم رسول ﷺ	۲۴
۵-	ایک شبہ کا ازالہ	۲۶
۶-	ایک اور اعتراض کا جواب	۲۷
۷-	توہین رسول میں نیت کا اعتبار نہیں	۲۸
۸-	توہین کا دارومدار واقعیت پر نہیں	۲۹
۹-	کثیرالوقوع شبہ	۳۰
۱۰-	آخری سہارا	۳۴
۱۱-	ایک تازہ شبہ	۳۵
۱۲-	ایک ضروری تنبیہ	۳۶
۱۳-	وہ متفقہ اصول جن کی بنا پر فتویٰ کفر دیا جاتا ہے	۳۸
۱۴-	اہلسنت و جماعت کی تعریف	۴۱
۱۵-	کوئی شخص اہلحدیث نہیں ہو سکتا	۴۸
۱۶-	اہلسنت و جماعت کی خصوصیات	۵۱
۱۷-	عقائد قطعیہ و ظنیہ	۵۱
۱۸-	ائمہ اربعہ کا اختلاف	۵۳
۱۹-	فرقہ بندی کیوں؟	۵۴
۲۰-	شیعہ کے عقائد باطلہ	۵۸
۲۱-	شیعہ اور یہود میں مماثلت	۵۹
۲۲-	موجود قرآن پاک کے بارے شیعہ عقائد	۶۲
۲۳-	سیدہ عائشہ صدیقہ کے بارے عقائد شیعہ	۶۴
۲۴-	اصحاب رسول کے بارے شیعہ عقائد	۶۵
۲۵-	اہلسنت کے متعلق عقائد شیعہ	۶۶
۲۶-	تقیہ منافقت؟	۶۶

نہیں ہوتا۔

اکفار الملحدین صفحہ ۷۳ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں :

"اَلْمَدَارُ فِی الْحُکْمِ بِالْکُفْرِ عَلَی الظَّوَاھِرِ وَلَانَظَرَ لِلْمَقْصُوْدِ وَالنِّیَّاتِ وَلَانَظَرَ لِقَرَائِنِ حَالِہٖ" کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں۔ نیز اسی اکفار الملحدین کے صفحہ ۸۶ پر ہے :

"وَقَدْ ذَکَرَ الْعُلَمَاءُ اِنَّ التَّھَوُّرَ فِیْ عِرْضِ الْاَنْبِیَاءِ وَاِنْ لَّمْ یَقْصُدِ السَّبَّ کُفْرٌ" علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو۔

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں۔ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمہ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ، کلمہ توہین ہے یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمہ کا بولنا یقیناً موجب توہین ہو گا۔ دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہ نیت تعظیم رَاعِنَا کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے۔ لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بہ نیت توہین

استعمال کرتے تھے یا ادنیٰ تصرف سے اس کو کلمہ توہین بنا لیتے تھے اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے سے منع کر دیا۔ اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا۔ معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحت نبوت بہت بلند و بالا ہے اور مسئولیت کی من گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم عظیم سے نہیں بچا سکتیں۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دارومدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں' حالانکہ توہین و تنقیص کا تعلق الفاظ و عبارات سے ہوتا ہے بسااوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب توہین نہیں ہوتا لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے۔ (شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۷۳ بار سوم ۱۹۰۷ میں ہے)

"عالم میں کوئی شے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادہ الٰہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تبارک وتعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں۔ لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم' چوری' شراب نوشی اللہ تبارک وتعالیٰ کی مراد ہے تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے لیکن ظلم و فسق وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گیا۔ اسی طرح بدلیل آیت قرآنیہ

"اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ" یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہر شے کا خالق ہے۔ لیکن اَللّٰہُ خَالِقُ الْقَاذُوْرَاتِ وَغَیْرِهَا۔ (اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کہ ذلیل اور رذیل اشیاء کی تفصیل ایہام کفر کی وجہ سے یقیناً موجب توہین ہے۔"
(ملخصاً)

ملا علی قاری کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر اشرف علی تھانوی کی عبارت حفظ الایمان کا توہین آمیز ہونا بخوبی واضح ہو گیا۔

(نوٹ) اشرف علی تھانوی صاحب نے بوادر النوادر صفحہ ۲۰۹ میں خود بھی یہی لکھا ہے :

"اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئی کہنا درست ہے اور خَالِقُ الْکِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ (کتوں اور سوروں کا خالق) کہنا بے ادبی ہے۔"

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ علماء دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی۔ سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں۔ ان میں بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ واشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

(جواب) اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرزد ہو جانا عقلاً" یا شرعاً" کسی طرح بھی محال

نہیں۔ بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر "وَلٰکِنَّهٗ اَخْلَدَ اِلَی الْاَرْضِ" کا مصداق بن گیا اور ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں گر گیا۔

شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے جب وہ حضرت آدم علیہ السلام کی توہین کر کے راندہ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پاسکتا ہے۔

خوارج، معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی و عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلہ کہیں بھاری تھا ان کی مذعومہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ تصنیف و تالیف کے مقابلے میں ابناء زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرۂ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر ضلالت سے بچا نہ سکے۔ رہی خدمت و حمایت دین تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے۔

چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے :

"اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ هٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ"

لہٰذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔ دیوبندی حضرات کا علماء اہلسنّت پر ایک اعتراض اور دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب۔

دیوبندی حضرات علماء اہلسنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے۔ جو فقرہ قابل اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں اور صرف اسی فقرہ کے باعث علماء دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

برادران اسلام ! سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہئے۔

جواباً" عرض ہے کہ مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندی پر بعینہ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے صفحہ ۸۰ پر نقل کیا ہے اور اس کا جواب بھی اسی صفحہ پر دیا ہے ہم بعینہ وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے :

"اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے۔ اور اس دیگچے کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگا میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی اس لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیوں گا کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں، بائیں اور اس کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہے۔ وہ مسلمان یہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا کہ خانہ کعبہ کے ہر طرف جہالت اور گندگی ہے اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک یہ خنزیر کی بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔" (صفحہ ۸۰ - ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارات میں محبوبان حق تبارک وتعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہ کریں گے اہلسنت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برائت ظاہر کی ہے یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت شان نبوت کا اقرار کیا ہے۔

..... اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے ہم رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب نے "تحذیر الناس" میں خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" کو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اگر ان کی دس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مدعی نبوت کافر ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہو گا تاوقتیکہ مولوی محمد قاسم صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر "آخر النبیین" کا انکار کیا تھا۔ اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں۔

دیکھئے مرزائی لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی برات میں جو عبارتیں مرزا کی کتابوں سے پیش کرتے ہیں ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ حسن دربھنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے ملاحظہ فرمایئے :

(اشد العذاب مطبوعہ مطبع مجتبائی جدید دہلی صفحہ ۲۵ سطر ۱۶ - ۱۷)

"جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔"

آخری سہارا

اس بحث میں حضرات علماء دیوبند کا آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی۔ جیسے سند المحدثین حضرات مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمہ اللہ تعالیٰ اور قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب مجدد گولڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ اس طرح بعض دیگر اکابر امت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی۔

اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانہ میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں۔ جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رام پوری رحمہ اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات جن کے زمانے میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہو چکی تھیں مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔ ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں فلاں مسلم بین الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا یا تکفیر سے سکوت فرمایا۔ علاوہ ازیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بین الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برات کی دلیل قرار دیا جاسکتا ہے ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے لہٰذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وللہ الحمد۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کتنی رکعت کا ثواب ملے گا؟ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں۔ توہین آمیز عبارات لکھنے والے مرگئے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حدیث شریف میں وارد ہے۔ اُذْكُرُوْا اَمْوَاتَكُمْ بِالْخَيْرِ

تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔ پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ عمل کا مدار خاتمہ پر ہے ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسے ہوا شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین سے ہے۔

آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں۔ مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بربنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہئے مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مضمون حدیث کو ان سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دارومدار ہے مگر یاد رکھئے دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مآل بھی اس کی طرف مفوض ہے۔ احکام شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں اس لئے جب کسی شخص نے معاذاللہ اعلانیہ

طور پر التزام کفر کر لیا تو وہ حکم شرعی کی رو سے قطعاً کافر ہے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام میں امتیاز نہیں کرتا۔ اور ظاہر ہے کہ کفر و اسلام کو معاذاللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے لہٰذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقیناً کافر ہے اور اگر بفرض محال ہم یہ تسلیم کر لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہئے اس لئے کہ شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو تو ان کا خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو بھی کافر کہنے سے ہمیں زبان روکنی پڑے گی کیونکہ مرزا غلام قادیانی اور ان کے متبعین سب کے لئے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرما دیا ہو تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کار آمد نہیں تو گستاخان نبوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے۔

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور بسااوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے تو ساکت اور متاَمل ہو جاتے ہیں اور اپنی استادی، شاگردی، پیری، مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصاً کاروباری، تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا اقرار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں۔

ماخوذ از الحق المبین غزالی زماں سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

اے ایمان والو ! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔

"یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ"

اے نبی ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن میں رہنے کو تم پسند کرتے ہو۔ اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرماتا۔

" قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ"

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی کے کاموں میں بسااوقات خویش و اقارب، کنبہ اور برادری، محبت اور دوستی کے تعلقات حائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن

لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے رفاقت اور دوستی کا دم بھرے۔ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً گنہگار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ اور اعلاء کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانع ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی۔ استادی شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع ہو گا۔ اموال تلف ہوں گے یا تجارت میں نقصان ہو گا۔ راحت اور آرام کے مکان سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا تو پھر ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہئے جو اس نفس پرستی، دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی دشمن رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا نہ اس کے دل میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک باقی رہ سکتا ہے۔

ہمیں امید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں انشاء اللہ العزیز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

علماء دیوبند اور تمام اہل اسلام کے متفقہ اصول و ضوابط جن کی بنا پر کفر کا فتویٰ دیا جائے گا

۱ - انبیاء کرام کی توہین اور ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔ (اشد العذاب

ص ۴ مصنفہ مولوی مرتضیٰ حسن دیوبندی مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

۲ - عابد، زاہد، محدث، مفسر اور مبلغ اسلام ہونے کے باوجود بھی انبیاء کی توہین کرنے والا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین بمعنی آخری نبی ہونے کا انکار یا اس معنی کو غلط کہنے والا کافر اور مرتد ہے۔ (اشد العذاب ص ۹)

۳ - ضروریات دین کے انکار کرنے والے اور انبیاء کی توہین کرنے والے کو کافر نہ کہنا اور احتیاط کرنا خود کفر ہے۔ مسلمان خوب سمجھ لیں اکثر لوگ اس میں احتیاط کرتے ہیں، حالانکہ احتیاط یہی ہے کہ منکر ضروریات دین اور انبیاء کی توہین کرنے والے منافقین کو کافر کہا جائے ورنہ کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے منافقین سب کچھ فرائض و واجبات ادا نہ کرتے تھے اور کیا وہ اہل قبلہ نہ تھے۔ بس حکم یہی ہے کہ ایسے لوگوں کو کافر کہا جائے آسمان ٹلے، زمین ٹلے یہ حکم نہیں ٹل سکتا۔ (اشد العذاب ص ۹ - ۱۰)

۴ - جو شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو بچوں، چارپایوں، پاگلوں (مجانین) کے علم کے برابر یا اس جیسا کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے اور جو اسے کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب ص ۱۲ - ۱۴ - ایضاً المہند علی المفند صفحہ ۳۰)

۵ - جو شخص شیطان کے علم کو حضور علیہ السلام کے علم سے زائد کہے وہ کافر ہے، مرتد ہے، ملعون ہے، جو اسے کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے۔ (اشد العذاب صفحہ ۱۲ - ۱۴)

۶ - جو شخص ایک دفعہ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کا انکار کر دے یا

اس کو غلط قرار دے اس کے بعد وہ ختم النبوۃ کا اقرار بھی کر دے تو جب تک وہ اس کفر سے توبہ کا اعلان نہ کرے یا اس کی توبہ ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک اس کے اقرار ختم النبوۃ کا کچھ اعتبار نہ ہو گا۔ (اشد العذاب ص ۱۵ ۔ ایضاً المہند علی المفند صفحہ ۲۵)

۷ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین موجب کفر ہے۔ صریح توہین تو درکنار اگر کوئی شخص ایسے کلمات بھی کہے گا جو کہ موہم توہین ہوں گے (جن سے سننے والے کو توہین کا وہم پیدا ہو) تو وہ بھی کفر کا سبب ہو گا۔ (مکتوبات شیخ الاسلام جلد دوم صفحہ ۱۶۵ مکتوبات حسین احمد مدنی مولانا)

۸ ۔ جو شخص یہ کہے کہ کسی غیر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت اتنی ہے جیسی بڑے بھائی کی چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے ایسا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ (المہند علی المفند ص ۲۳ مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

اہلسنت وجماعت کی تعریف

اہلسنّت و جماعت اس ملک کی غالب اکثریت کا نام ہے جس کو سواد اعظم سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اور مسلک اہلسنّت و جماعت کے حامل عرف عام میں سنی کہلاتے ہیں۔ لیکن عام لوگ نہیں جانتے کہ ان کو اہلسنّت و جماعت کیوں کہتے ہیں اور دوسرے فرقوں کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟ وہ کب سے اور کیسے وجود میں آئے۔ ان کا تاریخ میں کیا مقام ہے ؟ اہلسنّت و جماعت اور دوسرے فرقوں کے درمیان حد فاصل کیا ہے؟ مسلمانوں کی جماعت عامہ سے ہر دور میں کچھ لوگ نئے عقائد بنا کر سواد اعظم سے کٹ کر ایک فرقہ کی شکل اختیار کرتے رہے، ان میں مشہور فرقے کون سے ہیں؟ اس مضمون میں اختصار کے ساتھ ان تمام باتوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (محدث، مفسر علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ)

اہلسنّت و جماعت کا عنوان قرآن کی روشنی میں

حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس دین متین کو لے کر آئے۔ اللہ عزوجل نے اس دین کو قیامت تک کی نسل انسانی کے لئے لازم قرار دیا۔ اس دین متین کا نام اسلام رکھا اور صاف اعلان فرمایا۔

مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کو اختیار کرے گا۔ اس کا وہ اختیار کردہ دین ہرگز ہرگز